منگل | 23-دسمبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 286 | منگل 21 شعبان-1418ھ 23 فتح 1376ہش 23-دسمبر 1997ء

ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کی جائے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مرجاتے ہیں یہ بھی مرجاتا ہے اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 640)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا جلسہ قادیان 1997ء سے اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان کی تعداد کم از کم 10 ہزار کریں اس سے کم قابل قبول نہیں

تدبیر اور فراست سے آگے بڑھیں تو یہ تعداد 20 ہزار تک ہو سکتی ہے

حضرت بانی سلسلہ کے 1897ء کے خطاب کے حوالے سے جماعت کو قیمتی اور کار آمد نصائح

لندن: 20- دسمبر 1997ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے قادیان کے جلسہ سالانہ 1997ء کے موقع پر احمدیہ ٹیلی ویژن کے وساطت سے لندن سے اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ حضرت صاحب کا خطاب پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد حضرت صاحب نے دعا کرائی۔

حضرت صاحب نے خطاب کے آغاز میں فرمایا آج قادیان کے آخری اجلاس میں حاضری 6 ہزار 408 ہو چکی ہے۔ موسم ابر آلود ہے اور شدید سردی ہے۔ جلسہ قادیان کے نمایاں شرکاء میں سردار سیوا سنگھ صاحب اور گورو بابا نانک یونیورسٹی کے سردار ہربیر سنگھ صاحب (صدر شعبہ فزکس) جنہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں ایک مضمون

A Genius called Abdus Salam

کے عنوان سے پڑھا اور اس کاپیاں بھی تقسیم کیں۔ اس کے علاوہ پنجاب کے ٹھاکر سنگھ صاحب سنت بابا کے سیکرٹری اور نمائندگان بھی شامل ہیں۔

پہلے دن بی۔ بی۔ سی اور زی ٹی وی اور آج دُور درشن جالندھر کے نمائندے آئے ہوئے ہیں۔ زی ٹی وی اور بی بی سی نے صبح جلسے کی خبر دی اور کئی اخبارات نے سرورق پر خبریں شائع کیں۔ ایک سکھ سردار جو بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اور جنہیں کینیڈا میں خاص مقام حاصل ہے وہ بھی شامل ہیں۔ ان کے بارے میں حضرت صاحب نے بتایا کہ بہت سادہ مزاج آدمی ہیں ایک دفعہ مجھے ملے تو بتایا کہ میں آگے جا رہا تھا۔ آپ سے ملنے کی خاطر آگے جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ 1897ء کے جلسے پر جو ہدایات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دین اور جماعت کے بارے میں اپنے دل کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ اس کا کچھ حصہ جلسہ لندن 1997ء پر بیان کر دیا تھا۔ باقی الگ رکھا تھا کہ جلسہ قادیان پر بیان کروں گا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بیان کرنے سے قبل فرمایا ۔اس وقت تقویٰ میں آگے بڑھنا چاہئے۔ یہ (۔) اس بات کی علامت ہے کہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ ان نصائح پر عمل کریں گے تو دشمن کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلسہ 1897ء کے ارشادات بیان فرمائے اور ساتھ ساتھ ان کی نہایت پر معارف اور لطیف تشریح فرمائی۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد پڑھ کر سنایا کہ کلام الٰہی کے معارف حاصل کرنے کے لئے اللہ سے قوت پاؤ۔ مخالفین قلم سے وار کرنا چاہتے ہیں اس کا جواب تلوار سے دینا نادانی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ عقل اور Rationality کے سامنے کسی مذہب نے خود کو ڈالنے کی جرات نہیں کی۔ لیکن دین حق نے خود کو عقل کے سامنے پیش کیا ہے۔ دیگر مذاہب نے کہا کہ عقل الگ ہے اور مذہب الگ ہے۔ جب Rationality کی طرف سے حملہ کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ عقل اور ہے اور مذہب اور ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کلام الٰہی میں عقل سے کام لینے پر زور دیا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو کوئی کلام الٰہی کو خدا کا کلام نہیں مانتا وہ خدا کی ہستی کے خلاف دلائل لکھے تو جواباً ہم تمام دلائل کو کلام الٰہی کی رو سے ہی ناکام کر دیں گے۔

حضرت صاحب نے سرحد پر گھوڑے باندھنے کے ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ اس سے صرف جسمانی گھوڑے مراد نہیں ہیں۔ بلکہ روحانی بھی مراد ہیں۔ مطلب ہے کہ ایسی جماعت ہو جو دشمن کے اعتراضات اور حملوں پر نظر رکھے اور ان کا بروقت اور بلا تاخیر جواب دے۔ اور خطرے کا احساس ہونے پر دشمن کی سرزمین پر جا کر لڑائی کرے حتیٰ کہ دشمن کو تمہاری سرزمین میں گھسنے کی جرات ہی نہ ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے 1897ء میں جماعت کی تربیت کا ایک اہم پروگرام پیش کیا جس کی آج پہلے سے بھی بڑھ کر ضرورت ہے۔

حضرت صاحب نے کلام الٰہی کے علوم و معارف کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمانے کی ضرورت کے مطابق کلام الٰہی کے معارف کا ہر وہ جزو جس کی انسان کو اپنے حالات اور وقت کے مطابق ضرورت ہے' وہ نازل کرتا ہے۔ ہر انسان کی ضرورت کے لئے اس دور کا علم اتارا جاتا ہے۔ یہ انسان کی کوشش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی طرف سے اتارا جاتا ہے۔ اگر یہ اس وقت سے پہلے اتارا جاتا تو بے وقت ہوتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے اس کی کئی مثالیں بیان کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ تیل دنیا میں موجود تھا۔ ساری زمینیں بنجر ہوتی گئیں لیکن انسان کو اس وقت تیل کی دریافت کی توفیق نہ تھی۔ جب دنیوی دماغ نے وہ مشینیں بنالیں جن میں تیل استعمال ہوتا تھا۔ جب

Internal Combustion Engine

بنانے کا وقت آیا اور ہوائی جہازوں کے دور میں انسان داخل ہوا تو تیل بھی دریافت ہو گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا بظاہر یہ خزانے زمین

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں

مکرم بریگیڈیئر نصیر احمد شاہ صاحب ابن سید ولایت حسین شاہ صاحب عارضہ قلب کے باعث مورخہ 20- دسمبر 1997ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوف کے بیٹے بریگیڈیئر شمیم احمد صاحب حضرت میر حامد شاہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بیٹے کے داماد تھے۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم عبدالحنان عامر صاحب ولد مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب کا نکاح بمراہ عزیزہ لفزۃ نعیم احمد صاحبہ بنت لیفٹیننٹ کمانڈر (ر) مکرم مبشر احمد صاحب آف جرمنی سے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے 6- نومبر 1997ء کو دس ہزار جرمن مارک پر بیت المبارک میں بعد عصر پڑھا۔ عبدالحنان عامر مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پوتا اور مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی آفیسر حفاظت کا نواسہ ہے۔ اور عزیزہ لفزۃ نعیم احمد مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب معالج حضرت امام جماعت الثانی کی پڑپوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ لکھتے ہیں۔

میری خوش دامنہ محترمہ حمیدہ بیگم عباسی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر (سابق کارکن وکالت مال ثانی) چند روز سے سانس کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت یابی اور انجام بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ ربوہ میں اشیاء کی گمشدگی یا بازیابی کیلئے دفتر صدر عمومی سے رجوع کیا جائے۔ (ادارہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

23 فتح 1376 ھش — 23 دسمبر 1997ء

خدا تعالیٰ کے احسانات کی زنجیر

انسان جو کچھ کرتا ہے وہ عام طور پر اس کی سوچ کے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ اگرچہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ وہ سوچے کچھ اور کرے کچھ یا اس کی سوچ تو پوری طرح کام نہ کرے لیکن وہ کچھ نہ کچھ کر رہا ہو۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے اکثر اعمال اس کی سوچ کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ پتھر کو ہیرا سوچتا ہے یعنی سمجھتا ہے تو وہ اسے ہیرے کی طرح اپنے پاس رکھے گا۔ اس کی حفاظت کرے گا۔ اسے بہت قیمتی چیز جان کر اسے محفوظ رکھے گا۔ لیکن اگر وہ یہ سوچنے لگے کہ شائد یہ تو پتھر ہی ہو تو یقیناً وہ اسے اپنے پاس رکھنے کا خواہش مند نہیں ہوگا۔ وہ گر جائے۔ وہ گم ہو جائے۔ وہ کسی کو یونہی دے دیا جائے تو اسے اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ اسی طرح باقی تمام چیزوں میں انسان کی سوچ کام آتی ہے۔ جس جس طرح وہ سوچتا ہے اسی اسی طرح وہ کام کرتا ہے اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جس طرح دنیوی امور میں ایسا ہوتا ہے اسی طرح دینی امور میں بھی یہی عنصر کام آتا ہے۔ جو لوگ سوچتے ہیں اور جان لیتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے ان کی حالت بالکل مختلف ہوتی ہے ان لوگوں سے جو سوچتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا موجود نہیں ہے۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے اور فرق صرف سوچ کا ہے یقین بھی انسان کی سوچ سے پیدا ہوتا ہے اگر انسان واقعی سمجھے کہ فلاں چیز موجود ہے تو اس کے وجود میں یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ انسانی زندگی کے اکثر اعمال اس کی سوچ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سوچ سے اگر کام لیتے ہوئے یہ جان جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کتنے احسان کرتا ہے تو ہمیں ہر بات میں اس کا اظہار نظر آئے گا جو کچھ اس نے دیا ہے وہ سب اس کا احسان ہے۔ جس طرح اس نے ہمیں قویٰ دیئے ہیں یہ اسی کی عطا ہے۔ ہم خود تو کہیں سے نہیں لے آئے۔ اگر سوچ ایسی نہ ہو تو انسان سمجھتا ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ اپنے زور بازو سے کرتا ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرے گا۔ وہ سمجھے گا کہ مجھے اس نے کیا دیا ہے۔ یہ تو سب چیزیں میرے پاس موجود ہیں۔ میرے بازو ہیں۔ میرے بازوؤں میں طاقت ہے۔ میں ان سے کام کر سکتا ہوں لیکن جونہی اسے یہ خیال آئے اور اس کی سوچ اس طرف مڑے کہ یہ سب چیزیں جو اس کے پاس ہیں یہ خدا تعالیٰ کی عطا ہیں۔ اگر اس کے بازو شل ہو جائیں تو بازو تو اس کے پاس موجود ہوں گے لیکن جس بات کو وہ زورِ بازو کہتا تھا اس کا فقدان ہوگا اور وہ نہ صرف ان بازوؤں سے کوئی کام نہیں لے سکے گا بلکہ وہ ان بازوؤں کو ہلا بھی نہیں سکے گا۔

پس یہ سوچ کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اسی کا دیا ہوا ہے ہمارے دل میں تشکر کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ ہم اپنے ماحول میں دیکھتے ہیں۔ ہم اپنی ذات میں دیکھتے ہیں۔ ہر کہیں ہمیں اس کے احسان نظر آتے ہیں اور ان احسانوں کا فطری جذبہ تشکر کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی سوچ کی پہنچ وہاں تک ہے ہی نہیں اس نے درست سوچا ہی نہیں بلکہ اس نے نہایت غلط سوچا ہے۔ اور غلط سوچ کبھی اچھے نتائج پیدا نہیں کرتی۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی سوچ کو سیدھے راستے پر رکھنے کی کوشش کریں۔ اشیاء کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں اور اس بات کو پوری طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات ہمارے فائدے کے لئے سب کچھ کرتی ہیں ہمیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اگر ہم اس کے شکر گزار بندے نہ بنیں تو چیزیں تو وہ ہمیں دیتا رہے گا لیکن ہمارا اپنا نقصان ہوگا۔ ہم ایک ایسی حقیقت سے انکار کر رہے ہوں گے جو سب حقائق سے مضبوط تر ہے۔ خدا تعالیٰ کا وجود اور اس کے احسانات ایسی حقیقت ہیں جو ہر دیگر حقیقت سے بڑھ کر ہیں۔ مضبوط تر ہیں۔ اور ہمارے لئے مفید تر۔

پس ہمیں اپنی سوچ کو اس طرف لگانے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ جو قادر و قدیر ہے وہی ہمیں سب کچھ دیتا ہے وہی ہماری بہبود کے سامان پیدا کرتا ہے بے شک ہمارے لئے لوگ کام کرتے ہوئے نظر آئیں لیکن ان لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ نے ہی یہ جذبہ دیا ہے کہ وہ ہمارے لئے کام کریں۔ بے شک ہم اپنے زورِ بازو سے کام کرتے نظر آئیں لیکن بازو اور زورِ بازو دونوں خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے ہیں پس ہماری سوچ سیدھی اور صاف ہونی چاہئے ایسا ہو تو ہم خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ ادا کرسکیں گے۔

آیئے ہم اپنی سوچ کو سیدھی رکھیں اور صاف رکھیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنے کے سلسلے ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ اپنے ان احسانات کا تذکرہ فرماتا ہے جو مولا کریم نے انسان پر کئے ہیں۔ اس تذکرہ کی وجہ یہ ہے کہ اگر آدمی کی فطرت اچھی ہو اور وہ سعادت مند ہو فہیم ہو، عقل کی مار اس پر نہ پڑی ہو۔ تو یہ بات ایسے انسان کی سرشت میں موجود ہے کہ جو کوئی اس پر احسان کرے تو محسن کی محبت طبعاً انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی طبعی تقاضائے فطرت کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انسانی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے اسی قاعدہ اور تقاضائے فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں یہ طرز بھی اختیار کیا ہے کہ سعادت مندوں کو اپنے احسان و انعام یاد دلاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی میں ترقی کرکے سعادت حاصل کریں۔"

گویا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنا یہ ہمارے لئے انتہائی سعادت ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے اپنی ذات میں اور اپنے ماحول میں خدا تعالیٰ کے احسانات کو محسوس کرنا چاہئے اور اس کی محبت پیدا کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اور جوں جوں انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا چلا جاتا ہے اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ اور جیسے جیسے یہ محبت ترقی کرتی ہے۔ ویسے ویسے اسے اندرونی اور بیرونی انعامات ملنے میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ گویا کہ یہ ساری باتیں ایک زنجیر کی کڑیاں ہیں۔ جو آپس میں ملائے رکھئے تو دیکھئے کہ آپ کے دل میں کس طرح خدا تعالیٰ کی محبت موجزن ہونے لگتی ہے۔

بہاروں کی ہے آمد تو مجھے بھی کچھ بتاؤ نا
شگوفے کس طرح کھلتے ہیں مجھ کو بھی دکھاؤ نا
پرندے چہچہانے لگ پڑے ہیں جوش و جذبے سے
کھلے کانوں سے مجھ کو بھی یہ آوازیں سناؤ نا
میں اپنے آپ سے کچھ دور ہٹ کر کھو گیا شائد
مرے محسن! مجھے آواز دو مجھ کو بلاؤ نا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

دعائے مستجاب

حضرت امام جماعت الثانی ہر اس شخص کو جو دنیوی لحاظ سے بے بسی اور کس مپرسی کے تاریک غار میں پھنسا ہو اور جس کے لئے ظاہری لحاظ سے مایوسی کی تاریکیوں سے نجات کی کوئی سبیل نہ ہو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"(کلام الٰہی) میں آتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ (صاحب ایمان) نہیں ہوتے لیکن چونکہ وہ ظاہری طور پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (کلام الٰہی) پر ایمان رکھنے کا ادعا کرتے ہیں اس لئے ظاہری شکل کی وجہ سے ہم اسے ایمان کہہ دیتے ہیں۔ حقیقت کی رو سے نہیں۔ جیسے مٹی کے بنے ہوئے آم یا مٹی کے بنے ہوئے سنگترے کو بھی ہم آم اور سنگترہ ہی کہتے ہیں۔ پس چونکہ انسان کے نیک ارادے اور نیک خیال میں امتیاز مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ امتیاز عمل سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ نیک ارادہ کے ماتحت انسان سے آپ ہی آپ اس کے مطابق عمل بھی ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن نیک خیال کے ماتحت عمل کا پیدا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ پس نیک ارادہ اور نیک خیال میں یہی فرق ہے کہ نیک بات کے متعلق خیال پیدا ہو کر بھی عمل کی حالت ابھی بہت دور ہوتی ہے لیکن نیکی کے ارادہ کے بعد ساتھ ہی عمل بھی شروع ہو جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے صرف خیالات تک اپنے آپ کو محدود رکھا اور دوسرے نے عمل بھی شروع کر دیا مگر بہرحال یہ سوال پھر بھی رہ جاتا ہے کہ وہ کمزور اور بے کس جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دی مگر سامانوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے کوئی خدمت دین کا کام نہیں کر سکتے ان کے لئے کونسا ایسا ذریعہ ہے جس سے ان کی عملی قوت برقرار رہے اور وہ بھی کہہ سکیں کہ ہم نے بھی خدا تعالیٰ کے دین کے لئے جو طاقتیں ہمیں میسر تھیں لگا دیں۔ وہ عمل...... دعا ہے۔ دعا ان اعمال میں سے ہے جن کے لئے کسی مال کی ضرورت نہیں۔ کسی علم کی ضرورت نہیں۔ کسی فن کی ضرورت نہیں۔ کسی طاقت و قوت کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کے ہاتھ نہیں کہ وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر سکے۔ اگر کسی کی کمر میں ہلنے جلنے کی طاقت نہیں کہ وہ چارپائی سے اٹھ کر (عبادت) کی حرکات ادا کر سکے۔ تب بھی وہ دعا کر سکتا ہے کیونکہ دعا ان چیزوں کی محتاج نہیں۔ بلکہ اگر اس کی پیٹھ اکڑ گئی ہے تو وہ لیٹا رہے اور دعا کرے۔ اگر اس کی زبان پر فالج گرا ہوا ہے اور وہ دعا کے لئے اپنی زبان ہلا نہیں سکتا تو دماغ میں دعائیہ فقرات کو دہرائے...... جب تک ایک انسان دنیا میں رہتا ہے اور انسانیت کی حدود سے ادھر ادھر نہیں ہوتا اس وقت تک معذور سے معذور انسان بھی عمل کر سکتا ہے اور وہ دعا کا عمل ہے۔ اسے خدا تعالیٰ نے باقی اعمال سے کم حیثیت نہیں دی بلکہ یقیناً زیادہ حیثیت دی ہے۔ (کلام الٰہی) میں خدا تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اگر تم جہاد کرو گے تو میں تمہارے پاس ضرور آ جاؤں گا۔ سارے (کلام الٰہی) میں خدا تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اگر تم (عبادت) پڑھو گے تو میں تمہارے پاس ضرور آ جاؤں گا۔ سارے (کلام الٰہی) میں میں یہ نہیں کہا کہ اگر تم روزہ رکھو گے تو میں ضرور تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ غرض کسی عمل کے متعلق (کلام الٰہی) میں یہ نہیں لکھا کہ اس کے نتیجہ میں ضرور خدا تعالیٰ کا قرب انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر ایک عمل ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ اگر کوئی وہ عمل کرے تو میں ضرور اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں اور وہ دعا ہے۔(-)

وہ کونسی ہستی ہے جو بندہ کی دعائے مضطر بن کر بے تاب ہو کر اس کے پاس آ جاتی ہے۔ فرمایا۔ وہ میں ہوں۔ تو یہ عمل سب اعمال سے زیادہ طاقتور ہے کیونکہ طاقتور اصل وہی عمل ہے جس میں سب بنی نوع انسان شامل ہوں اور جو عمل تمام روئے زمین کے انسانوں کو مساوات کے میدان میں لے آئے۔ (عبادت) میں امتیاز ہو سکتا ہے کیونکہ ممکن ہے ایک شخص کھڑا ہو کر (عبادت) پڑھے اور دوسرا بیٹھ کر۔ روزہ میں امتیاز ہو سکتا ہے کیونکہ ممکن ہے ایک شخص میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو مگر دوسرے میں نہ ہو (دعوت الی اللہ) میں امتیاز ہو سکتا ہے کیونکہ ممکن ہے ایک کو (دعوت الی اللہ) کرنی آتی ہو اور دوسرے کو نہ آتی ہو یا وہ علم نہ رکھتا ہو۔ یا (دعوت الی اللہ) کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس طرح جہاد۔ تربیت اور لین دین کے معاملات میں امتیاز نظر آ جائے گا اور مجبوری کا امتیاز ہو گا مگر دعا میں مجبوری کا کوئی امتیاز نہیں۔ ہاں مرضی کا امتیاز ہو سکتا ہے لیکن بہرحال دعا ایک ایسی چیز ہے کہ وہ گونگا جس کی زبان نہیں وہ بہرہ جس کے کان نہیں وہ مفلوج جس کے جسم کی حس ماری گئی ہو اور گوشت کا ایک لوتھڑا بن کر چارپائی پر پڑا ہوا ہو وہ بھی اسی جوش و خروش سے اپنے رب کے حضور دعا کا ہدیہ پیش کر سکتا ہے جس طرح ایک تندرست اور طاقتور انسان اور اس عمل میں بنی نوع انسان میں قطعاً کوئی امتیاز نہیں۔ ایک چارپائی پر پڑا ہوا بے حس انسان بھی جس میں حرکت کرنے کی تاب نہیں اپنے خدا کے حضور دعا کے ذریعہ عقیدت کا ہدیہ پیش کر سکتا ہے اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو اسی طرح جذب کر سکتا ہے۔ جس طرح اور انسان جو (عبادت) پڑھتے روزہ رکھتے اور احکام (دین) پر عمل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پس دعا وہ چیز ہے جس نے دنیا کے تمام چھوٹوں اور بڑوں اور امیروں اور غریبوں کو ایک سطح پر لا کھڑا کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صوفیاء نے کہا ہے کہ:۔

(دین حق) دعا کا نام ہے اور دعا (دین حق) ہے

اس کی وجہ یہی ہے کہ (دین حق) دنیا میں مساوات قائم کرنے کے لئے آیا ہے مگر وہ کونسا عمل ہے جو سب کو مساوات بخشتا ہے۔ (عبادت) سب میں مساوات کو قائم نہیں کرتی کیونکہ عورتوں پر کچھ دن ایسے آتے ہیں جب (عبادات) کی ادائیگی سے معذور ہو جاتی ہیں۔ پھر جب انسان بوڑھا ہو جائے تو کھڑا ہو کر (عبادت) نہیں پڑھ سکتا اور زیادہ کمزور ہو جائے تو (بیت الذکر میں عبادت) کے لئے نہیں آ سکتا۔ اس طرح (دیگر عبادات ہیں) صدقہ ہے اور بہت سے اعمال ہیں جو خدا تعالیٰ نے انسان کی بہتری کے لئے دیئے اور ہمیں ان سے مالا مال کیا۔ مگر کوئی عمل ایسا نہیں جو سب کو ایک مقام پر لے آئے۔ اور حقیقی مساوات قائم کر کے دکھا دے۔ سوائے نیک ارادہ یا دعا کے۔ یا مذہبی نقطہ نگاہ سے یہ کہو کہ سوائے ایمان اور دعا کے کیونکہ اسی چیز کا نام مذہبی اصطلاح میں ایمان بن جاتا ہے جسے دنیوی اصطلاح میں نیک ارادہ کہتے ہیں۔ قوت ارادی جب خدا تعالیٰ کے تابع ہو جائے تو وہ ایمان بن جاتی ہے لیکن جب آزاد ہو تو صرف ارادی قوت کہلاتی ہے۔ جیسے خواہش جب انسان کے تابع ہو تو محض خواہش کہلاتی ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کے تابع ہو تو دعا کہلاتی ہے۔ یہ دو چیزیں مل کر دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر سکتی ہیں۔ یہ زمین و آسمان کو ہلا سکتی ہیں۔ دنیا دار لوگوں نے اس قوت سے کام لیا اور اس کا نام انہوں نے مسمریزم اور ہپناٹزم...... رکھا اور اس کے لئے انہوں نے بڑی بڑی مشقیں کیں مگر وہ سب دنیوی چیزیں ہیں اور حقارت کے قابل ہیں لیکن جس وقت یہ چیزیں خدا تعالیٰ کے دین کے رنگ میں رنگین ہو جاتی ہیں تو انہیں ایمان اور دعا کہتے ہیں اور ان سے کارہائے نمایاں انجام دیئے جا سکتے ہیں۔

OOO

درخت اور اخبار

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں اخبارات تو کاغذ کی ایجاد کے بعد ہی شائع ہونے شروع ہوئے لیکن اخبارات کے شائع ہونے سے پہلے بھی دنیا میں پیغامات یا خبریں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے کوئی نہ کوئی انتظام ضرور ہوتے تھے۔ یہ انسانی ضرورت ہے کہ پیغام پہنچایا جائے۔ کسی بات کی دوسروں کو اطلاع دی جائے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے انسانوں نے کوئی نہ کوئی طریق ہمیشہ ایجاد کئے رکھا۔ کبھی پیغام اس طرح پہنچائے جاتے تھے کہ ایک چوٹی پر ڈھول رکھ کر بجایا جاتا تھا اور جس طرح ڈھول بجایا جاتا تھا اس سے پتہ چلتا تھا کہ پیغام ہے کیا۔ گویا کہ ڈھول پر جو ضربیں لگائی جاتی تھیں ان کا سر تال ایسا ہوتا تھا کہ سننے والے لوگ سمجھ جاتے تھے کہ کیا پیغام دیا جا رہا ہے۔ کوئی جنگ کی تیاری ہے۔ کوئی تقریب ہے جس پر لوگوں کو جمع ہونا ہے یا کسی اور خبر کو پھیلانا ہے۔ یہ سب کچھ ڈھول کے ذریعے کیا جاتا تھا۔

پھر ایسا بھی ہونے لگا کہ جب کاغذ بہت زیادہ تو نہیں میسر تھا لیکن کہیں کہیں اس کے کچھ حصے مل جاتے تھے تو لوگوں نے کاغذ پر کچھ لکھ کر درختوں پر ٹانگنا شروع کر دیا۔ جس شخص کو اپنا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہوتا تھا۔ وہ کاغذ پر لکھ کر ایک کیل کے ساتھ کسی درخت پر لٹکا دیتا تھا۔ یہاں بھی شائد آپ نے کبھی دیکھا ہو کہ ہمارے ایک بزرگ شاعر اور رئیس عاجز عظیم آبادی صاحب کبھی کبھی دفاتر کے پاس سے جو سڑک گذرتی ہے اس پر کسی نہ کسی درخت پر اپنی نظم کاغذ پر لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے۔ لیکن جب سے کاغذ کی ایجاد ہوئی پھر چھاپے خانے بھی بنے تو انسان نے اپنی اس ضرورت کو اخبارات کے ذریعے پورا کرنا شروع کیا۔ بعض اخبار مقامی ہوتے ہیں۔ اور بعض قومی ہوتے ہیں۔ مقامی اخبار اپنے ہی حلقے میں تقسیم کئے جاتے ہیں قومی اخبار سارے ملک میں تقسیم ہوتے ہیں پھر اخبارات نے اتنی وسعت اختیار کر لی کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک بھی جانے لگے۔ باریک کاغذ پر چھاپ کر By Air بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن اخبارات اور درختوں میں ایک امتیاز پایا جاتا ہے۔ درخت پر جب کوئی چاہے' جو تحریر چاہے' چسپاں کر سکتا ہے اور جس وقت چاہے چسپاں کر سکتا ہے۔ دن کے وقت کرے رات کے وقت کرے' اچھی تحریر ہو' بری تحریر ہو' جب چاہے' جس طرح چاہے چسپاں کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے ہر اخبار کو ایک ایڈیٹر دیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر کا کام یہ ہے کہ وہ دیکھے کہ کون سی تحریر چھپنی ہے اور کون سی تحریر نہیں چھپنی۔ یہ اس کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ کوئی تحریر قابل اشاعت ہے یا نہیں۔ اور کب قابل اشاعت ہے۔ اسے فوری طور پر چھپنا چاہئے یا اس میں تاخیر کی جا سکتی ہے۔ اخبار کی ایک پالیسی بھی بنائی جاتی ہے۔ اگرچہ اس پالیسی میں تمام باتیں تو نہیں آ سکتیں۔ ایڈیٹر بذات خود فیصلے کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن پالیسی کے مطابق۔ پالیسی کے جو اصول وضع کئے جاتے ہیں ان کے مطابق ایڈیٹر مکمل طور پر آزاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چھاپے اور کیا نہ چھاپے۔ کس کا مضمون چھاپے اور کس کا مضمون نہ چھاپے۔ کس موضوع پر چھاپے اور کس موضوع پر نہ چھاپے۔ کوئی تحریر کب چھاپے اور کب نہ چھاپے۔ اپنے پاس رکھ چھوڑے کہ کبھی چھاپے گا یا اگر مطالبہ کیا جائے تو تحریر واپس کر دے کہ یہ چھپ نہیں سکتی۔ درخت ایسا نہیں کر سکتے۔ درخت موجود ہیں۔ آپ اپنی تحریر لکھ کر وہاں لے جایئے اور میخ کے ساتھ درخت پر لگا دیجئے۔ آپ نے کیا لکھا ہے کوئی چیک نہیں کرے گا۔ آپ نے کس طرح کی تحریر لکھی ہے یعنی پڑھی جا سکتی ہے یا آسانی سے پڑھی نہیں جا سکتی۔ کوئی شخص اسے چیک نہیں کرے گا۔ بس آپ نے

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

مبارکہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد

حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب

آج میں اپنے بزرگ حضرت دادا جان کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر لکھنا چاہ رہی ہوں اولوالعزم قوموں کے نزدیک سیرت وسوانح پر کچھ لکھنے کا مقصد ان کی زندگیوں پر مشتمل یادگار تعمیر کر کے ان کے کاموں کو رہتی دنیا تک محفوظ رکھنا اور ان کی بے مثال زندگیوں کو مشعل راہ بنانا ہوتا ہے تا مستقبل کی نسلیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزار سکیں۔

میرے دادا جان کا نام حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب (ابن حافظ محمد اللہ ساکن کھاریاں) تھا دادا جان حضرت بانی سلسلہ کے اولین رفقاء میں سے تھے ان کا نام حضرت بانی سلسلہ نے خصوصی رفقاء کی فہرست میں شامل کرتے ہوئے "انجام آتھم" میں دوسرے نمبر پر اور آئینہ کمالات (-) میں ایک سوگیارہویں نمبر پر درج فرمایا۔

حضرت دادا جان فرماتے ہیں۔ کہ کئی کئی وقت کچھ کھانے کو دل نہ چاہتا۔ اور رو رو کر دین حق کی نصرت اور تائید کی دعائیں مانگتا۔ ایک رات خواب میں میں نے دیکھا کہ مشرق کی طرف سے گردوغبار کا طوفان اٹھا ہے اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ طوفان اوپر اٹھتا ہوا جا کر غائب ہوتا رہا ہے اور غبار کے چھٹ جانے کے بعد وہاں خیمہ (یا جھونپڑی) نصب دکھائی دیا جس کے اندر سفید ریش نورانی شخص بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اس غبار کی وجہ دریافت کی اور پھر اس کے نابود ہونے کی وجہ دریافت کی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ غبار وہ تمام اعتراضات ہیں جو دین حق پر کئے جاتے تھے اور یہ شخص حضرت بانی سلسلہ ہیں جن کے آنے سے یہ اعتراضات کافور ہو گئے پھر میں اس نورانی شخص کے پاس اندر گیا اور ملاقات کی۔ دادا جان فرماتے ہیں کہ اس ملاقات کا حظ اور لطف کئی دن تک مجھے محسوس ہوتا رہا۔

جمعہ کے دن اپنے خواب کا ذکر لوگوں کے سامنے بھی کیا۔ فرماتے ہیں! ایک دن میں بیٹھا تلاوت کر رہا تھا کہ ہمارا ایک پرانا دوست میاں اسماعیل آیا اور اس نے ایک اشتہار مجھے دیا اور ازارہ مذاق کہا کہ مولوی صاحب یہ دیکھئے! یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار ہے میں نے اس کا بغور مطالعہ کیا۔

اشتہار کو پڑھنے کے بعد زیادہ غور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ اور بوجہ سعید الفطرتی اور خدائی نصرت کے آپ کو اس طرف رغبت حاصل ہوئی۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی جو دراصل "بوریا والی" متصل کھاریاں کے رہنے والے تھے اکثر آپ کے پاس آتے رہتے تھے ایک دن صبح سویرے آپ کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ مرزا صاحب کے متعلق شور بہت بڑھ گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اور آپ مل کر علیحدہ تنہائی میں بیٹھ کر اس پر غور کریں۔ میں کتابیں لے آیا ہوں چلو "بی" (کھاریاں کے پاس جنگل ہے) میں چلتے ہیں۔

چنانچہ گھر سے روانہ ہو گئے اور کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد مولوی برہان الدین صاحب نے فرمایا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے طور پر حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ کریں حضرت دادا جان فرماتے ہیں جوں جوں میں ان کتب کا مطالعہ کرتا گیا میرا خیال حضرت مرزا صاحب کے متعلق راسخ ہوتا گیا اور عقیدت مندوں میں لا ڈالا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ نے جب مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی اس وقت اساتذہ کی ضرورت تھی حضرت بانی سلسلہ نے خود اس مدرسہ میں خدمات انجام دینے کا حضرت دادا جان کو ارشاد فرمایا چنانچہ حضرت دادا جان اپنے زمینداری کاروبار چھوڑ کر کچھ عرصہ کے لئے قادیان میں رہے اور تدریس کے فرائض ادا فرماتے رہے۔ ان کے ساتھ قاضی امیر حسین شاہ صاحب بھی مدرس رہے اسی طرح حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے زمانے میں بھی حضرت دادا جان ہائی سکول میں بھی عربی اور دینیات کے مدرس کی حیثیت کے لحاظ سے کام کرتے رہے۔

حضرت دادا جان کی زندگی دینی اصولوں کے مطابق تھی اپنی جوانی میں کلام الٰہی حفظ کیا اور تحصیل علم کے لئے جگہ جگہ پھرے ان کے نیک نمونہ کو دیکھتے ہوئے نیک روحوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے کھاریاں اور اردگرد کے دیہات میں بے شمار احمدیت کے پودے لگ گئے جو آج خدا کے فضل وکرم سے تناور درخت کی صورت اختیار کر گئے۔ دادا جان کی پاک باطنی اور نیک سیرت کی وجہ سے علاقہ کے لوگ کہتے کہ کسی نے فرشتہ دیکھنا ہو تو حافظ مولوی فضل الدین صاحب کو دیکھ لیں۔ ہندو سکھ آریہ بھی ان کی قبولیت دعا کے واقعات دیکھ کر بے حد متاثر ہوتے اور اپنے کاموں کے لئے دعائیں کرواتے۔ قبولیت دعا کے واقعات۔

دادا جان کی قبولیتِ دعا کے بے شمار واقعات ہیں۔ جوانی کے عالم میں باعمل بزرگوں میں شمار ہونے لگے۔ ایک زمانہ میں جبکہ طاعون پھیلی ہوئی تھی تو میرے والد صاحب (مولوی عبدالرحمان صاحب) پاڑیاں والی تحصیل پھالیہ میں ہیڈ ماسٹر تھے اور میرے چچا جان سعد الدین اس زمانہ میں کھاریاں میں انگریزی کے استاد تھے۔ والد صاحب فرماتے ہیں کہ میرے بھائی سعد الدین نے بھی ارادہ کیا کہ ہم بھی حفاظت کے لئے شہر سے باہر چلے جاتے ہیں چنانچہ انہوں نے باہر چھولداری بنانے کے لئے کچھ لکڑی کی کڑیاں لے لیں اور کچھ اور بھی بندوبست کر لیا جب ان کے والد صاحب (یعنی میرے دادا جان) حضرت مولوی فضل الدین صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے نہایت اطمینان سے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "امن است در مقام محبت سرائے ما" کوئی باہر جانے کی ضرورت نہیں چنانچہ فرماں بردار بیٹے نے حکم کی تعمیل کی اور باہر جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور خدا کے فضل سے اس کے فرمان کے مطابق ان کے اور قرب و جوار کے لوگوں کے گھروں میں خیریت رہی۔ کھاریاں میں باوجودیکہ درجنوں موتیں روزانہ ہوتی تھیں ان کے خاندان کے لوگ بالکل محفوظ رہے۔ یہ حضرت دادا جان کی دعا اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل کا نتیجہ تھا۔

میرے والد صاحب (مولوی عبدالرحمان صاحب) فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ والد صاحب کو کچھ خانگی ضروریات کے لئے رقم مطلوب تھی قحط کا زمانہ تھا اور کوئی سبیل نظر نہ آتی تھی (والد صاحب) نے اضطراب کی حالت میں خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ "اے مشکل کشا اس وقت ایسی مشکل درپیش ہے کوئی صورت نظر نہیں آتی کسی ہندو سے سودی روپیہ لینا بھی طبیعت پر گراں گزرتا ہے اے پاک پروردگار! تو خود ہی اس کا گھر بیٹھے سامان فرمادے۔ چند دن کے بعد ہمارا ایک ملنے والا آگیا اور سو روپیہ پیش کیا اور کہا کہ مولوی صاحب! میرا یہ روپیہ اپنے پاس امانت رکھ لیں مجھے جب ضرورت ہو گی مانگ لوں گا سردست مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ والد صاحب نے پوچھا کہ اگر یہ روپیہ بحالت مجبوری استعمال کر لوں تو کیا اجازت ہے؟ اس نے کہا بڑی خوشی سے استعمال کریں۔ میں تو جب ضرورت ہو گی لوں گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے غیب سے ضرورت پوری کرنے اور وقت پر ادائیگی کی توفیق فرمادی۔"

والد صاحب حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب کی ہی روایت ہے کہ ہمارے علاقہ کھاریاں کے ساتھ ایک گاؤں "نورنگ" ہے وہاں کے راجہ باز خان صاحب کے لڑکے نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور مشورہ کے لئے حاضر ہوا اور کہا کہ اس لڑکے کے لئے کیا حکم ہے آپ فرمانے لگے کہ ہمارے لڑکے (جو حضرت مولوی صاحب کے تیسرے فرزند ڈاکٹر کریم الدین صاحب تھے) نے بھی انٹرنس پاس کیا ہے ان دونوں کو ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے امرتسر بھیج دیتے ہیں راجہ صاحب کہنے لگے میں غریب آدمی ہوں ڈاکٹری کی تعلیم کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتا آپ فرمانے لگے "اللہ تعالیٰ کوئی سبیل نکال دے گا" پھر اپنے بیٹے اور راجہ صاحب کے فرزند محمد خان صاحب جو بالکل سادے دیہاتی لباس اور دیہاتی طرز کے طالب علم تھے اکیلے امرتسر بھجوا دیا بظاہر کوئی سفارش کرنے والا بھی ساتھ نہ تھا خدا کی ذات پر مکمل بھروسہ اور توکل تھا اور دعا میں لگ گئے۔ وہاں امرتسر میں جب لڑکے پہنچے تو دیکھا کہ سینکڑوں امیدوار قطار در قطار لگے ہوئے ہیں انگریز و دیسی آفیسر پرنسپل و ڈاکٹر خود چکر لگا کر منتخب کر رہے تھے اور کسی بھی سفارشی چٹھی کی پرواہ نہ کر رہے تھے ایک دفعہ چکر لگایا اور کریم الدین کو منتخب کر لیا دوسرے راؤنڈ میں محمد خان کو منتخب کر لیا معلوم ایسا ہوتا تھا کہ دونوں کو مختلف جگہوں کے لئے منتخب کیا ہے بعد میں پتہ چلا کہ کریم الدین کو انہوں نے سول کے لئے منتخب کیا ہے اور محمد خان کو ملٹری کے لئے چنا گیا ہے دونوں کو مختلف شعبوں کے لئے چننا حضرت مولوی صاحب کی دعا اور متوکل علی اللہ ہونے پر روشن دلیل تھی کیونکہ راجہ باز خان صاحب چونکہ تعلیم دلانے کی استطاعت نہ رکھتے تھے اور مولوی صاحب کو توکل تھا کہ "خدا کوئی سبیل نکالے گا" چنانچہ ملٹری کے محکمہ نے محمد خان کا سارا تعلیم کا خرچ دینے کا انتظام کر دیا کہ اس کی تعلیم سرکاری طور پر ہو گی اور مولوی صاحب کے بیٹے کریم الدین کو سول کی طرف سے داخلہ مل گیا۔ اور مولوی صاحب کی دعا اور برکت سے کریم الدین صاحب کو بھی ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات نے وظیفہ عطا کر دیا اور دونوں کی تعلیم ڈاکٹری بفضلہ تعالیٰ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔

آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایسا سلوک رکھا کہ ساری زندگی اپنے اور غیر' ہندو' سکھ' آریہ' مسلمان قبولیت دعا کے واقعات دیکھتے اور ان کے ازدیاد ایمان کا باعث بنتے حتیٰ کہ ان کے نیک نمونوں کو دیکھ کر کھاریاں شہر اور اردگرد کے دیہات بھی احمدیت کی آغوش میں آگئے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

تحریر اٹھائی اور درخت پر چسپاں کر دی۔

یہ فرق یاد رکھنے والا فرق ہے اب خبریں درختوں پر چسپاں نہیں ہوتیں اخباروں میں چھپتی ہیں۔ مضامین اخباروں میں چھپتے ہیں۔ نظمیں اخباروں میں چھپتی ہیں۔ اور ان کو چھاپنے کی ترتیب دینے والا ایک شخص مقرر ہوتا ہے اسے ایڈیٹر کہتے ہیں۔

پس آپ جو کچھ لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں وہ لکھیں اور اخبارات کو بھیجیں۔ جس اخبار کو چاہیں آپ بھیج دیں لیکن اس بات کا خیال رہے کہ اس تحریر کا چھاپنا یا نہ چھاپنا یا آج چھاپنا یا کل چھاپنا اور ایسی ہی دیگر تمام باتیں ایڈیٹر کے ہاتھ میں ہیں۔ ایڈیٹر فیصلہ کرتا ہے اور اس کے مطابق اخبار چلتا ہے۔ آپ اس سے ہم آہنگی پیدا کریں تو یقیناً آپ کی تحریریں چھپیں گی اور انہیں پذیرائی حاصل ہو گی۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ درخت اور اخبار میں بہت بڑا فرق ہے۔ آیئے ہم اس فرق کو پہچانیں۔ اور اس کے مطابق کام کرنے کی کوشش کریں۔

(ن-س)

OOO

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ زبیدہ خان صاحبہ زوجہ مکرم قریشی صادق احمد صاحب 77/B نیو چوبرجی پارک لاہور۔ نے 67-12-6 کو ربوہ سے وصیت کی تھی۔ 1985ء کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ جس کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو براہ کرم سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز-ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادقہ شمس- ایم اے پولیٹیکل سائنس- پروفیسر گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ

محترمہ آپا سکینہ سیفی صاحبہ

بعض پھول ایسے ہوتے ہیں جو مرجھا جانے کے بعد بھی اپنی خوشبو چھوڑ جاتے ہیں جو ان کو تر و تازہ رکھتی ہے۔ اسی طرح بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جو اپنی یادیں چھوڑ جاتی ہیں جو ان کے جانے کے بعد بھی دلوں میں چراغاں کرتی رہتی ہیں۔ ایسی ہی ہستیوں میں سے ایک ہستی پیاری آپا سکینہ تھیں میرا مقصد صرف لکھنا نہیں بلکہ میں ان کے واقعات اس لئے لکھنا چاہتی ہوں کہ لجنہ اور نوجوان نسل کے لئے ان کی زندگی مشعل راہ بن جائے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا انہیں مشفق و مہربان ہستی پایا۔ لیکن ان کی وفات سے دو ماہ قبل مجھے ان کے ساتھ رہنے کا موقعہ بھی ملا۔ اسی دوران جب محترم سیفی صاحب جلسہ برطانیہ کے لئے لندن تشریف لے گئے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کراچی بچوں کے پاس چلی جائیں تو مجھے کہنے لگیں میں نہیں جاؤں گی کیونکہ سیفی صاحب کی کتابیں اور رسالے وغیرہ یہاں پر ہیں آج کل برسات کا موسم ہے چھت ٹپکنے سے خراب نہ ہو جائیں۔ پھر کراچی جانے کا پروگرام بن ہی گیا۔

آپ حد درجہ سلیقہ شعار تھیں۔ آپ کے فرج میں ادرک لہسن کا مصالحہ ہمہ وقت موجود ہوتا۔ جس وقت چاہے مرضی چلے جاؤ کھانا تیار ملتا۔ مہمانوں کی تواضع بڑی خوش دلی سے کرتیں۔ بلکہ جاتے ہوئے لفافے میں برفی، آم یا سیب جو بھی چیز ہوتی ڈال دیتیں۔ آپ کے ہاتھ میں بہت برکت تھی۔ جب بھی کسی کو کچھ دیتیں تو ساتھ ساتھ کہتیں خدا کا فضل ہے کہ چیز ختم ہوتی ہے تو پھر آجاتی ہے۔ آپ کی نواسی کراچی سے تربیتی کلاس کے لئے ربوہ آئی تو اس کے ساتھ 12'10 لڑکیاں تھیں آپ اکیلی روزانہ صبح پانی ابال کر بیرکس میں بھجواتیں علاوہ ازیں کباب اور دیگر لوازمات بھی۔ مجھے اکثر کہتیں ابلا پانی پیا کرو۔ بلکہ میرے پاس سے لے جایا کرو۔

حد درجہ پیار کرنے والی ہستی تھیں۔ راستے میں جاتے ہوئے کوئی طفل یا ناصرہ ملتی تو اس کا حال پوچھتیں پیار کرتیں اور حوصلہ بڑھاتیں۔ حق ہمسائیگی بہترین طریقہ سے ادا کرتیں۔ آپ کے ہمسائے میں محترمہ راج بی بی رہتی تھیں ان کا بہت خیال رکھتیں ان کی دیوار پر پتھر رکھا تھا اس کو دیوار سے بجا کر ان کی بہن کو بلاتیں اور حال پوچھتیں ایک دفعہ میرے سامنے دو آم انہیں لفافے میں ڈال کر دیئے۔ بہت زیادہ ہمدرد خاتون تھیں سیفی صاحب کی بڑی بہن فوت ہو گئیں تو ان کے دو بچوں کو اپنے پاس رکھا۔ اپنے بچوں کی طرح ان کا خیال رکھا اور ماں بن کر ان سے پیار کیا۔ آپ کو نہ صرف انسانوں سے محبت تھی بلکہ جانوروں سے بھی محبت تھی۔ آپ نے مرغیاں رکھی تھیں اگر کبھی ان کو دانہ ڈالنا بھول جاتیں تو اللہ سے معافی مانگتیں کہ اے اللہ مجھے معاف کرنا۔ غرضیکہ میں آپ کی کس کس خوبی کا ذکر کروں اور کس کس کا نہ کروں پس یہ چند باتیں کوزے میں دریا بند کرنے کے مترادف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور محترم ماموں جان اور بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

سرِ مقتل

اب راہِ صداقت میں ہم نے یہی ٹھانی ہے
ایماں کا بھرم رکھ لیں، یہ جان تو جانی ہے
بزورِ جفا کیا تھی، تاثیرِ وفا کیا ہے
مقتل میں سنائیں گے، مقتل کی کہانی ہے

جب تیرِ ترازو ہو سینے میں صدا دینا
قاتل کو بھی ہنس ہنس کر جینے کی دعا دینا
معمورۂ ظلمت میں ہو خون سے گلگاری
روشن رہیں قرنوں تک وہ دیپ جلا دینا

ہم لوگ نوشتوں میں بکھرے ہوئے منظر ہیں
کردار ہیں صدیوں کے جذبوں کا سمندر ہیں
میزان میں کیوں تُلتے، کس مُول یہاں بکتے
نایاب خزانوں کے کھوئے ہوئے گوہر ہیں

کس حال میں گزرے گی یہ جانے بلا اپنی
مرضی ہے جو مولیٰ کی ہے اس میں رضا اپنی
یاران ستم پیشہ بھی اپنی سی کر دیکھیں
شیطان سے تو اب تک اکھڑی نہ ہوا اپنی

روز اپنی تمنا کا اک جشن منائیں ہم
معبود حقیقی کی نصرت کو بلائیں ہم
مظلوموں کی فریادیں افلاک تلک پہنچیں
آؤ کہ سرِ مقتل وہ حشر اٹھائیں ہم

جمیل الرحمان

ہماری تاریخ

الفضل 18 نومبر 1959ء

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام کامیاب تقریری مقابلے

امسال بھی احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام لاء کالج میں انگریزی اور اردو میں کامیاب تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ جن میں لاہور کے علاوہ ربوہ اور پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ اردو کے مقابلہ کا موضوع تھا

یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ
اقبال

اور انگریزی کے مقابلے کا موضوع تھا

Science Means Destruction Of Mankind.....

معزز جج حضرات کے فیصلے کے مطابق انگریزی مقابلے میں عبد الباسط حقانی گورنمنٹ کالج اول شاہد احمد گورنمنٹ کالج دوم اور منیر احمد لاء کالج سوئم قرار پائے۔ سکول کے طلباء میں مس در ثمین کیتھڈرل سکول اول سیف الرحمٰن قیصرانی ٹی۔ آئی سکول ربوہ دوم اور فرید احمد ایچسن کالج سوم قرار پائے۔

اردو کے مقابلے میں غلام ربانی یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور اول۔ منور احمد تعلیم الاسلام کالج ربوہ دوم اور عبد الحق سنٹرل ٹریننگ کالج سوم قرار پائے۔ اردو مقابلے میں منصفی کے فرائض جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء۔ جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفتہ وار "لاہور" اور جناب ڈاکٹر عبد الحق صاحب سابق پرنسپل ڈینٹل کالج نے سرانجام دیئے۔

انگریزی کے مقابلے میں منصفی کے فرائض جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ جناب سید سہیل احمد صاحب سی۔ ایس۔ پی انڈر سیکرٹری گورنمنٹ ویسٹ پاکستان اور جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء نے سرانجام دیئے۔ اردو کے مقابلے میں گیارہ اور انگریزی کے مقابلے میں 31 مقررین نے حصہ لیا۔ مقابلوں کے دوران میں اور آخر پر حضرت امام جماعت الثانی کی جلسہ سالانہ 54ء کی والی معرکۃ الآراء کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ جس سے جلسہ سالانہ کی سی کیفیت پیدا ہو گئی اور احباب پر رقت طاری ہو گئی۔ کافی تعداد میں غیر احمدی طلباء۔ وکیل اور پروفیسر صاحبان بھی تشریف لائے۔ ایسوسی ایشن کی خاص دعوت پر ڈاکٹر نارمن ڈینی سن صدر شعبہ لسانیات پنجاب یونیورسٹی انگریزی کے مباحثہ میں تشریف لائے اسی طرح مشہور مقررین مسٹر عابد منٹو۔ مسٹر عبد الرؤف اور مسٹر عابد علی بٹر نے مہمان مقررین کی حیثیت سے مباحثات میں حصہ لیا۔ آخر میں محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ناصر احمد خالد بی۔ اے۔ سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی کی فراہمی

امریکہ نے روس پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کی ہے۔ امریکہ کے موقر اخبار واشنگٹن پوسٹ نے ایک امریکی عہدیدار کے حوالے سے بتایا ہے کہ روس نے ایران کو ایٹمی ہتھیاروں میں استعمال ہونے والا مواد فراہم کیا ہے۔ ادھر روس کے وزیر خارجہ پریماکوف نے امریکہ اس کے الزام کی سختی سے تردید کی ہے۔ اخبار واشنگٹن پوسٹ کا کہنا ہے کہ ایک طرف امریکہ ایران سے تعلقات استوار کرنے کے بارے میں پر تول رہا ہے اور دوسری طرف وہ ایران پر ایٹمی ٹیکنالوجی لینے کا الزام بھی عائد کر رہا ہے۔ ایران نے امریکہ کے اس الزام کا ابھی کوئی جواب نہیں دیا۔

جب ملکوں کے تعلقات طویل عرصہ تک خراب رہیں تو پھر ان کی بحالی ایک دن کا کام نہیں ہوتا۔ اس دوران دونوں ملکوں میں کئی مسائل پیدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان مسائل پر جزوی مفاہمت کی امید تو ہوتی ہے لیکن مکمل طور پر تمام مسائل کا چٹکی بجاتے میں حل ہو جانا یہ ممکن نہیں ہوتا۔ یہی حال امریکہ اور ایران کا ہے۔ دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات کی بحالی بھی چاہتے ہیں۔ لیکن الجھے ہوئے بین الاقوامی مسائل بھی ایک دن میں حل نہیں ہو سکتے۔ تاہم دونوں ملکوں کو یہ چاہئے کہ متنازعہ مسائل پر بیان بازی سے گریز کریں اور تعلقات کی بحالی کی طرف اپنی توجہ کو مرکوز رکھیں۔

○○○

عراق کا احتجاج

عراق نے اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کار انسپکٹروں نے ایک تفریحی مقام کی بھی تلاشی لے ڈالی ہے اس تفریحی مقام پر صدر صدام اکثر جایا کرتے ہیں۔ عراقی نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے ایک پریس کانفرنس میں اس تلاشی پر سخت غصے کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ کی طرف سے تلاشی پر مامور یہ کام ایک امریکی انسپکٹر نے کیا ہے۔

اس سے پہلے عراقی نائب وزیر اعظم نے کہا تھا کہ عراق امریکہ کے کسی بھی فوجی حملے کی صورت میں اپنا دفاع کرنے کے لئے تیار ہے بی بی سی ٹیلی ویژن اور سی این این کے مطابق طارق عزیز نے یہ بات اسلحہ کے انسپکٹروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر کے چار روزہ دورۂ عراق کے بعد کہی جہاں انہوں نے عراق کے حکام سے ان کے مہلک ہتھیاروں کے بارے میں بات چیت کی تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ نائب وزیر اعظم نے اقوام متحدہ کی جانب سے مہلک ہتھیاروں کے معاملے میں عراقی موقف کا اعادہ کیا اور واضح کیا کہ ان کا ملک انسپکٹروں کو صدر صدام کے محل کی تلاشی کی کبھی اجازت نہیں دے۔ انہوں نے کہا کہ معائنہ کاروں کا کام ہتھیاروں کو تباہ کرنا ہے۔ اور ان کا صدارتی محلات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ امریکی صدر کلنٹن نے عراق کو خبردار کیا تھا کہ اگر معائنہ کاروں کے کام میں رکاوٹ ڈالی گئی تو امریکہ دیگر اقدامات کرے گا۔ عراق نے جواباً کہا ہے کہ وہ امریکی فوجی حملے کی صورت میں دفاع کے لئے تیار ہے۔

○○○

ایران کے مذہبی رہنماؤں میں اختلافات

ایران کے مرحوم مذہبی پیشوا اور رہنما آیت اللہ خمینی کی وفات کے بعد ایک عرصے تک تو ایرانی مذہبی لیڈر متحد رہے لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اب ان کے باہمی اختلافات سامنے آرہے ہیں۔ چنانچہ خبر ملی ہے کہ ایران کے ایک مذہبی سیاسی رہنما آیت اللہ منتظری پر بغاوت کا مقدمہ قائم کرنے کے لئے غور کیا جا رہا ہے۔ اخبار ہیرالڈ ٹربیون کے مطابق آیت اللہ خامنائی کے قریبی حلقوں کی طرف سے اس بات کا واضح اشارہ ملا ہے کہ آیت اللہ منتظری کے حالیہ بیانات کی روشنی میں ان پر بغاوت کا مقدمہ چلانے کے لئے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ آیت اللہ خامنائی آیت اللہ خمینی کی وفات کے بعد سے اب تک ایران کے مذہبی پیشوا سیاسی لیڈر چلے آرہے ہیں۔ آیت اللہ منتظری نے ان کی اس حیثیت کو چیلنج کیا ہے۔ اور حکومتی معاملات میں ان کے عمل دخل پر تنقید کی تھی۔ اس سلسلے میں صدر خاتمی نے قدرے نرم رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ انہوں نے آیت اللہ منتظری کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ قائم کرنے کا اشارہ دے دیا ہے۔

ایران میں اس وقت آیت اللہ منتظری کے بیانات پر شدید بحث جاری ہے۔ آیت اللہ خمینی مرحوم کی صاحبزادی عذرا مصطفوی نے آیت اللہ منتظری کے بیان کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ ان کے والد آیت اللہ خمینی نے خامنائی کو ہی اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

آیت اللہ منتظری کے حامیوں میں اعظم علی طلقانی اور ابراہیم یزدی شامل ہیں۔ اعظم علی اپوزیشن لیڈر ہیں۔ ابراہیم یزدی کو حکومت نے گذشتہ دنوں گرفتار کر لیا تھا۔

○○○

رفاہ پارٹی کے حامیوں کی نئی جماعت

ترکی کی سابق حکمران اسلام پسند سیاسی جماعت رفاہ پارٹی کے بعض ارکان نے گذشتہ روز "راس باز" کے نام سے ایک نئی سیاسی جماعت قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس پارٹی نے رجسٹریشن کے لئے حکومت کو درخواست دے دی ہے۔ وزارت داخلہ نے اس درخواست کی تصدیق کر دی ہے۔

واضح رہے کہ ترکی کی عدالت میں رفاہ پارٹی کو کالعدم قرار دینے کے لئے مقدمہ چل رہا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ عدالت رفاہ پارٹی کو کالعدم نہ کر دے۔ رفاہ پارٹی پر ترکی کے بنیادی اساسی نظریے سیکولرزم کی مخالفت کا الزام ہے۔ ایسے نظریات رکھنے والی پارٹی کو کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس سیاسی پارٹی نے گذشتہ انتخابات میں سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کی تھیں اور حکومت بنالی تھی۔ سابق وزیر اعظم نجم الدین اربکان رفاہ پارٹی سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔

نئی پارٹی کے قیام کا مقصد یہی سمجھا جا رہا ہے کہ رفاہ پارٹی پر پابندیوں کی صورت میں رفاہ پارٹی کے حامی کسی نہ کسی صورت میں ملکی سیاست میں قائم رہیں۔ درخواست دینے والے 34۔ افراد کا تعلق رفاہ پارٹی سے ہے اور ان میں سے بیشتر افراد سابق وزیر اعظم اور رفاہ پارٹی کے سربراہ نجم الدین اربکان کے قریبی ساتھی ہیں۔

○○○

بھارت کی سیاسی صورت حال

بھارت کے عام انتخابات کے لئے سیاسی جوڑ توڑ آج کل عروج پر ہے کانگرس اور بھارتیہ جنتا پارٹی دونوں اس کوشش میں ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ سیاسی جماعتوں سے اتحاد کر کے آنے والے الیکشن میں اپنی پوزیشن مضبوط بنالیں۔ اس بارے میں بی جے پی کے لیڈر اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم کسی بھی ایسی سیاسی جماعت سے اتحاد کر سکتے ہیں جس نے کانگرس سے اتحاد نہ کیا ہو۔ اٹل بہاری واجپائی بھارتیہ جنتا پارٹی کی جیت کی صورت میں وزیر اعظم نامزد کئے گئے ہیں۔ جبکہ پارٹی کے سربراہ کے ایل ایڈوانی ہیں۔

بھارت کی سیاسی صورت حال میں کوئی بھی جماعت قطعی اکثریت حاصل کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ اس لئے دونوں بڑی سیاسی جماعتیں چھوٹی علاقائی سیاسی جماعتوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سابق حکمران متحدہ محاذ بھی اپنی پوزیشن کو مضبوط بنانے کی خاطر دوسرے سیاسی گروپوں سے اتحاد کر رہا ہے۔ بی جے پی کے مسٹر واجپائی کا کہنا ہے کہ کانگرس کا ووٹ بینک ختم ہو چکا ہے اب کانگرس کے سارے ووٹ بی جے پی کے ہیں۔

○○○

نیلسن مینڈیلا سفید فاموں کی مخالفت میں

جنوبی افریقہ پر ایک عرصے تک سفید فام نسل نے نسل پرستی کے تحت ملک کی اکثریت سیاہ فام آبادی کو ووٹ سمیت جملہ حقوق سے محروم رکھا۔ مگر آخر کار سفید فام اقوام اس پالیسی کو ترک کرنے پر مجبور ہو گئیں اور سابق صدر ڈی کلارک نے سیاہ فاموں کو ان کے حقوق دے دیئے جس کے نتیجہ میں کثیر النسلی معاشرہ وجود میں آگیا۔ لیکن گذشتہ دنوں صدر نیلسن مینڈیلا نے سفید فاموں پر سخت تنقید کی اور کہا کہ سفید فاموں نے ابھی تک سیاہ فاموں کو دل سے قبول نہیں کیا اور کثیر النسلی معاشرے پر راضی نہیں ہوئے۔ ان کا لہجہ جو عام طور پر معتدل اور امن پسندانہ ہوتا ہے اس بات کے بیان کرتے ہوئے صلح جویانہ نہیں تھا۔

مبصرین نے صدر نیلسن مینڈیلا کے اس بیان کو خطرے کی گھنٹی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ خطرہ ہے کہ کثیر النسلی معاشرے کا جو تجربہ زمبابوے میں کامیابی سے جاری ہے کہیں جنوبی افریقہ میں ناکام نہ ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو جنوبی افریقہ سے سفید فاموں کو نکلنا پڑے گا اور ان کی زندگیوں اور کاروبار کو بھی خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

○○○

وقف جدید اور انصار اللہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید انجمن احمدیہ کا سال رواں 1997ء اب اپنے آخری مراحل میں ہے۔ تمام زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر جائزہ لیں ان کی جماعت / مجلس میں کوئی ایک بھی رکن / ممبر وقف جدید کے بقایا دار تو نہیں ہیں۔

نیز عشرہ وصولی کے معین کوائف سے مرکز کو آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو اپنی رضاء کی راہوں پر آگے بڑھنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قائد وقف جدید
مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

واقفین نو زبانیں سیکھیں

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے .M.T.A پر درج ذیل زبانوں کی تدریس کا پروگرام شروع ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور واقفین نو سے خصوصاً ان زبانوں کی تعلیم حاصل کرنے کی درخواست ہے۔

1- ہفتہ - چینی زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
2- اتوار - چینی زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
3- سوموار - نارویجن زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
4- منگل - فرنچ زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
5- بدھ - ترکی زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
6- جمعرات - ڈچ زبان - ساڑھے پانچ بجے شام

(وکالت وقف نو)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

○ سہ ماہی اول میں خدام کیلئے مقابلہ مضمون نویسی کیلئے عنوان "تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع" مقرر کیا گیا۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15- جنوری 1998ء ہے۔

قائدین سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

سے نکلتے ہیں لیکن ان کا علم آسمان سے دیا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آج جماعت کو قلم کے جہاد کی شدید ضرورت ہے۔ ہم نے جوابی کارروائی قلم سے کرنی ہے۔ اس لئے ذہانت کے ساتھ قلموں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ آج بھی اللہ تعالیٰ احمدیت کے ہاتھ پر کرامتیں دکھا رہا ہے۔ کہ دنیا میں لکھوکھہا انسان احمدیت کے جھنڈے تلے آرہے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج اللہ کے فضل وکرم سے میں یہ برحق اعلان کر رہا ہوں کہ اے (حضرت بانی سلسلہ) تیرے نقش قدم پر چلنے والے احمدیوں نے واقعتاً وہ نمونہ دکھایا جن کو تو چاہتا تھا۔ انہوں نے ایمان کو کمزور نہیں ہونے دیا۔ مالی قربانی میں کمزوری نہیں دکھائی۔ سینکڑوں لوگ ہیں جو مخفی مالی قربانی کر رہے ہیں۔ سو سال پہلے کی حضرت بانی سلسلہ کی دعائیں کس عظمت سے اور کس صفائی سے اللہ نے پوری کر دیں۔ احمدیوں نے وطن چھوڑ دیئے۔ جانیں قربانی کر دیں مگر احمدیت پر آنچ نہیں آنے دی۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا یہ ارشاد بیان فرمایا کہ دنیاوی علوم جدیدہ کو دین کے لئے حاصل کرو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج احمدیوں کو آپ دیکھیں یہ چاہتے ہیں کہ ان کی دنیاوی علمی خدمات کو دینی خدمات میں تبدیل کر دیا جائے اور احمدیت کے لئے قبول کر لیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہندوستان کی جماعتیں غربت سے آزمائیں جا رہی ہیں وہ وقت آنے والا ہے جب انہی جماعتوں میں سے کروڑ پتی اور ارب پتی پیدا ہوں گے۔ آج ہندوستان کے احمدی غربت کے باوجود قرض اٹھا اٹھا کر اور سفر کی صعوبتیں اٹھا کر دور دراز سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کر رہے ہیں۔

حضرت صاحب نے قادیان کے جلسہ میں موجود سردار کرپال سنگھ دیوان خالصہ کی ہمت کی تعریف فرمائی اور فرمایا یہ بڑے حوصلے والے لوگ ہیں۔ یہ مسلمان نہیں ہیں اور بڑے جوش و جذبہ سے سکھ ازم کا پرچار کرتے ہیں ان سب کو جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے سلام قبول ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کے فضل و رحم کے ساتھ جماعت ہندوستان ہر پہلو سے ترقی کر رہی ہے تاہم ابھی بہت سفر باقی ہے۔ اللہ واپسی کے سفر میں آپ کی حفاظت کرے۔ خطرات سے بچائے۔ یہ لوگ قادیان کے نیک اثرات لے کر واپس جائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا قادیان آنے والے احمدیوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس دفعہ 1600 نومبایعین آگئے ہیں جبکہ دوسرے آنے والوں میں حقیقی اضافہ نہیں ہوا۔ آئندہ کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ اس دفعہ تعداد 6 ہزار ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ تعداد اگلے سال دوگنا کر دیں۔ اگر 12 ہزار نہ کر سکیں تو 10 ہزار سے کم قابل قبول نہیں۔ ابھی سے زور ماریں۔ یہ تعداد 15-20 ہزار تک بڑھ جائے تو کیا بات ہے ہمیشہ حکمت کے ساتھ' اور اللہ کی دی ہوئی فراست سے آگے بڑھیں۔ لیکن ساتھ تدبیر کی ضرورت ضرور پیش آتی ہے۔ اس تدبیر سے کام لیں تو ہرگز بعید نہیں کہ جلسہ پر آنے والوں کی تعداد 12 یا 15 یا 20 ہزار تک نہ پہنچ جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کے حضور دعا کریں۔ خدا ہی ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ نے ہی تمام ترقیات ہمیں عطا کی ہیں۔ آپ اللہ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے آگے بڑھیں اور ہر جلسہ کو پہلے جلسہ سے بڑھ چڑھ کر کامیاب کریں۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے ممالک میں موجود لاکھوں احمدیوں نے احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے شرکت فرمائی۔ آخر میں حضرت صاحب سلام کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب دارالبرکات ربوہ کی والدہ محترمہ اہلیہ حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب کھارا رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بائیں بازو کی ہڈی گر جانے کی وجہ سے فریکچر ہو گئی ہے پلستر ہو چکا ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ بشیر بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالحمید صاحب)

محترمہ بشیر بیگم صاحبہ بیوہ مکرم عبدالحمید (ولد میاں غلام نبی صاحب) ساکنہ 186/2 کریم پارک روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 21/2 واقع محلہ دارالبرکات ربوہ برقبہ 10 مرلہ 75 م ف۔ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم محمد لطیف صاحب (بھائی)
۳۔ مکرم صدیق شاکر صاحب (بھائی)
۴۔ مکرم محمد سلیم صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مصنوعی بحران ختم ہو گیا ہے۔ سازشی منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ بحران کون پیدا کر رہے تھے۔ سازشیوں کو شکست ہوئی درحقیقت ملک میں پہلے کوئی بحران نہ تھا اور نہ آئندہ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

○ حکومت پاکستان کی طرف سے ٹھوس شواہد فراہم کرنے کی بنا پر سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے محترمہ بے نظیر بھٹو' آصف زرداری اور بیگم نصرت بھٹو کے اکاؤنٹس مستقل طور پر منجمد کر دیئے ہیں۔ سوئس پولیس نے زرداری کے کاروباری ایجنٹوں کے گھروں اور دفاتر میں تلاشی لے کر اکاؤنٹس کے بارے میں دستاویزات پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ کرسمس کے بعد مقدمے کی سماعت شروع ہو گی۔ حکومت نے رقوم کی واپسی کے لئے درخواست دے دی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں چیلنج کرتی ہوں میرے خلاف کرپشن کے ثبوت کورٹ میں پیش کریں۔ غیر قانونی طریقے پر میں نے رقم جمع نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس (ر) رفیق تارڑ کی حمایت نہیں کر سکتی۔ عورتوں اور اقلیتوں کے بارے میں ان کے خیالات لبرل نہیں ہیں۔

س ○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور زرداری کے دوبئی و دیگر ممالک میں کھاتوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ حالات سازگار ہوں گے۔ تو ڈبل سواری پر پابندی ختم کر دی جائے گی۔ لغاری میرے دوست ہیں لیکن وہ کوئی سیاسی جماعت بنا رہے ہیں اس کا مجھے کوئی علم نہیں۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ آصف زرداری کو سینٹ میں لانے کا انتظام کریں۔ فل بنچ نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ سینیٹر صوبائی اسمبلی کے ذریعے منتخب ہوتا ہے۔ اگر کسی منتخب سینیٹر کو حلف اٹھانے سے روک دیا جائے تو اس سے عوام کا ایک حصہ نمائندگی سے محروم ہو جاتا ہے۔ صدارتی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کی اجازت سے متعلق زرداری کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔

○ قائمقام صدر مملکت وسیم سجاد نے کہا ہے کہ آصف علی زرداری کو سینٹ میں لانے کا معاملہ وزارت قانون سے متعلق ہے۔ لہٰذا اس بارہ میں وہی بہتر جواب دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں پاکستان میں پیدا ہونے والا بحران ختم ہو چکا ہے۔

○ حکومت نے ایم کیو ایم کے خلاف 850 مقدمات خصوصی عدالت سے واپس سیشن اور دیگر عدالتوں میں بھیج دیئے ہیں۔

○ قائمقام چیف الیکشن کمشنر جسٹس مختار احمد جونیجو نے 31- دسمبر کو انتخابات کے لئے امیدواروں کی حتمی فہرست جاری کر دی ہے۔ جس میں 7 امیدواروں کے نام شامل ہیں۔ الیکشن کمیشن نے جسٹس (ر) رفیق احمد تارڑ کو صدارتی امیدوار تسلیم کر لیا ہے۔ باقی چھ صدارتی امیدواروں کے نام یہ ہیں۔ آفتاب شعبان میرانی' سینیٹر خواجہ قطب الدین' راجہ سعید الزمان' مولانا محمد خان شیرانی اور میر ظفراللہ جمالی۔ کیپٹن (ر) حلیم صدیقی نے دست برداری کے لئے فیکس پر درخواست بھیجی جو تیکنیکی بنیادوں پر مسترد کر دی گئی ہے۔

○ کراچی کی سنٹرل جیل میں قیدیوں کے تصادم میں درجنوں قیدی زخمی ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف کے صاحبزادے حسین نواز نے کہا ہے کہ بھارت میں نمائش دیکھنے گیا تھا گجرال سے ملاقات نہیں کی۔ بھارتی اشیاء منگوانے سے ہماری صنعتوں کو نقصان نہیں ہو گا۔ ہم امریکہ اور یورپ سے مہنگی اشیاء منگوا رہے ہیں۔ پاک بھارت تجارت کے مخالف ملک دشمن ہیں۔

○ وزیراعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر اور زرداری کے اکاؤنٹس عوام کے قدموں میں ڈال دیں گے۔

○ برطانوی حکومت نے حکومت پاکستان کے اس موقف کو تسلیم کر لیا ہے کہ برطانوی بینکوں میں بے نظیر بھٹو نے بھاری رقوم منشیات سمگلنگ سے حاصل کی تھیں۔ بھٹو خاندان کے بینک اکاؤنٹس کی تحقیقات کا معاملہ دستاویزات کے ہمراہ لندن کی بوئے سٹریٹ میں مجسٹریٹ کی عدالت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت سے دوستی کا تہیہ کر چکے ہیں۔ عوامی سطح پر رابطہ کے حق میں ہوں زندگی کے مختلف شعبوں کے لوگوں کے تبادلہ خیالات سے دونوں طرف کے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔ دہلی میں پاکستانی سفارت خانہ روزانہ 400 ویزے جاری کر رہا ہے۔ اس سے زیادہ ویزے دینا چاہتے ہیں۔ مگر سرکاری افسر روکاٹ ہیں۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ میں ضدی نہیں ہوں۔ اصول پرست ہوں۔ سیاست میرا پسندیدہ موضوع ہے۔ مجھے کام سے روکنے سے سپریم کورٹ جوڈیشل کونسل کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ اب اعلیٰ عدالتوں کے جج محاسبہ سے آزاد ہیں۔ ان کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت کے لئے کسی سے بھی رجوع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قائمقام چیف جسٹس اس خلاء کو پر نہیں کر سکتا۔ میں پاکستان جوڈیشل اکیڈمی کا بھی چیئرمین ہوں اور میرے عہدے پر موجود نہ ہونے کے باعث اس کی حیثیت بھی مشکوک ہو گئی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ سکول کے داخلہ فارم میں غلطی سے میری بڑی بہن کی تاریخ پیدائش درج کر دی گئی تھی جو 17- فروری 1933ء تھی جبکہ میری صحیح تاریخ پیدائش 11- فروری 1934ء ہے۔

○ ربوہ میں گذشتہ چند روز سے شدید دھند اور سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ مذہبی و اقلیتی امور کے وزیر راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ تعلیمی ادارے' ہسپتال' ریلوے سٹیشن اور دیگر شعبے سرمایہ داروں کے ہاتھ چلے گئے تو کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ ایسی باتیں بڑے سانحہ کی طرف لے جائیں گی۔

○ سری لنکا کی صدر کمار اٹنگا نے اسلام آباد میں لیکچر کے بعد سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے کہا ہے کہ برصغیر میں تبدیلی کی ہوا چل رہی ہے۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے مذاکرات کی حمایت کرتے ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے سری لنکا کی صدر کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے مثبت جواب نہیں دیا۔

○ متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہمارے وزراء کی حیثیت ربڑ سٹمپ سے زیادہ نہیں ہے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ فروری 98ء سے الیکٹرونکس' آٹو موبائل' آٹو پارٹس' سینٹری ویئر اینڈ فٹنگ۔ گھڑیوں اور ٹائروں پر سیلز ٹیکس نافذ کر دیا جائے گا۔ شرح صرف تین فی صد ہو گی۔ کلکٹر سیلز ٹیکس کے دفاتر میں تمام پرچون فروشوں اور ڈیلروں کو رجسٹریشن کرانا ہو گی۔

○ موٹروے پر چکوال کے قریب ایک حادثہ میں زخمی ہونے والوں کو وزیراعظم نواز شریف نے اپنی گاڑی میں ہسپتال پہنچایا۔

○ روزنامہ "نوائے وقت" اور روزنامہ جنگ نے اپنی قیمتوں میں کمی کر دی ہے۔ اب یہ اخبارات 8 روپے کی بجائے 5 روپے میں مل سکتے ہیں۔ جبکہ روزنامہ "دن" تین روپے کی بجائے دو روپے میں دستیاب ہے۔

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون : 211842

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان : 212515 رہائش : 212300

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ - کینسر - بلڈ پریشر - تپ دق - السر ایگزیما - نرینہ اولاد - لیکوریا نیز مٹی چھڑوانے کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون 213207

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج آفس
A-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر : 730288
رہائش : 726524
پروپرائٹر ملک عبدالصمد
موبائل : 661524-0300

جرمن سیلڈ ہومیوپیتھک ادویات متعلقہ سامان اور 117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس تھوک و پرچون میں دستیاب ہے۔
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز ریلوے روڈ ربوہ
766

بدہضمی گیس ٹربل کا فوری علاج

اکسیر ہاضم
نیز ہمارے ہاں ہر قسم کے خالص عرقیات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانے کے مالکان ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں۔
تیار کردہ دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429888

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی اسٹیٹ ایجنٹ و پراپرٹی کنسلٹنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212508